*Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat*

**دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت**

**Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)**

**Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in**

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی

# حضرت سعد بن معاذؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 3؍جولائی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ خطبات سے حضرت سعد بن معاذ کا ذکر چل رہا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ عنہ سورۃ رعد کی آیت 12

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ

یعنی اس کے لئے اس کے آگے اور پیچھے چلنے والے محافظ مقرر ہیں۔ اس کی تفسیر فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کا تمام زمانہ نبوت اس حفاظت کا ثبوت ہے جو اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا چنانچہ مکہ معظّمہ میں آپؐ کی حفاظت فرشتے ہی کرتے تھے ورنہ اس قدر دشمنوں میں گھرے ہوئے رہ کر آپ کی جان کس طرح محفوظ رہ سکتی تھی۔ ہاں مدینہ تشریف لانے پر دونوں قسم کی حفاظت آپ کو حاصل ہوئی۔ آسمانی فرشتوں کی بھی اور زمینی فرشتوں یعنی صحابہ کی بھی۔ بدر کی جنگ اس ظاہری اور باطنی حفاظت کی ایک نہایت عمدہ مثال ہے۔ حضور جب مدینہ تشریف لے گئے تھے تو آپؐ نے اہل مدینہ سے معاہدہ کیا تھا کہ اگر آپ مدینہ سے باہر جا کر لڑیں گے تو مدینہ والے آپ کا ساتھ دینے پر مجبور نہ ہوں گے۔ بدر کی لڑائی میں آپ نے انصار اور مہاجرین سے لڑنے کے بارے میں مشورہ فرمایا۔ مہاجرین بار بار آگے بڑھ کر مقابلہ کرنے پر زور دیتے تھے لیکن حضورؐ ان کی بات سن کر پھر فرما دیتے تھے کہ اے لوگو مشورہ دو جس پر ایک انصاری سعد بن معاذ نے کہا کیا حضور کی مراد ہم سے ہے۔ حضور نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا کہ بیشک ہم نے حضور سے معاہدہ کیا تھا لیکن وہ وقت اور تھا اب جبکہ ہم نے دیکھ لیا کہ آپؐ خدا کے رسول برحق ہیں تو اب اس مشورے کی کیا ضرورت ہے اگر حضور ہمیں حکم دیں تو ہم اپنے گھوڑے سمندر میں ڈال دیں گے ہم اصحاب موسیٰ کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ تو اور تیرا رب جا کر لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں بلکہ ہم حضور کے دائیں بائیں آگے اور پیچھے لڑیں گے اور دشمن آپ تک

ہرگز نہ پہنچ سکے گا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔آپ فرماتے ہیں کہ یہ مخلصین بھی میرے نزدیک ان معقبت یعنی ان محافظوں میں سے تھے جو خدا تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لئے مقرر فرما دیئے تھے۔

ایک صحابی کہتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کی معیت میں تیرہ جنگوں میں شریک ہوا مگر میرے دل میں بار ہا یہ خواہش پیدا ہوئی ہے کہ میں بجائے ان لڑائیوں میں حصہ لینے کے اس فقرے کا کہنے والا ہوتا جو سعد بن معاذ کے منہ سے نکلا تھا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب غزوہ احد کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کی ایک بڑی جماعت کے ہمراہ نماز عصر کے بعد مدینہ سے نکلے۔قبیلہ اوس اور خزرج کے رؤسا سعد بن معاذ اور سعد بن عبادۃ آپ کی سواری کے سامنے آہستہ آہستہ دوڑتے جاتے تھے اور باقی صحابہ آپ کے دائیں اور بائیں اور پیچھے چل رہے تھے۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ احد سے مدینہ واپس آئے اور اپنے گھوڑے سے اترے تو آپ حضرت سعد بن معاذ اور حضرت سعد بن عبادۃ کا سہارا لیتے ہوئے اپنے گھر میں داخل ہوئے۔حضرت سعد بن معاذ کی والدہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر محبت تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ

جنگ احد سے واپسی پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی باگ حضرت سعد بن معاذ پکڑے ہوئے فخر سے چل رہے تھے جنگ میں آپ کا بھائی بھی مارا گیا تھا۔حضرت سعدؓ کی والدہ کی عمر اس وقت کوئی اسّی بیاسی سال کی تھی بہت کمزور نظر تھی۔یہ مشہور ہو گیا تھا مدینہ میں کہ آنحضرتؐ کو شہید کر دیا گیا ہے تو یہ خبر سن کر وہ بڑھیا بھی لڑکھڑاتی ہوئی مدینہ سے باہر نکلی جا رہی تھی حضرت سعد نے کہا یا رسول اللہ میری ماں آ رہی ہے۔جب آپ اس بوڑھی عورت کے قریب آئے تو اس نے اپنے بیٹوں کے متعلق کوئی خبر نہیں پوچھی۔پوچھا تو یہ پوچھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں۔حضرت سعد نے جواب دیا آپ کے سامنے ہیں۔اس بوڑھی عورت نے اوپر نظر اٹھائی اور اس کی کمزور نگاہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر پھیل کر رہ گئیں۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بی بی مجھے افسوس ہے تمہارا جوان بیٹا اس جنگ میں شہید ہو گیا ہے۔بڑھاپے میں کوئی شخص ایسی خبر سنتا ہے اس کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں لیکن اس بڑھیا نے کیسا محبت بھرا جواب دیا کہ یا رسول اللہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔مجھے تو آپ کی خیریت کی فکر تھی۔حضرت مصلح موعود نے یہ واقعہ بیان کیا اس کے بعد آپ نے احمدی خواتین کو فریضہ تبلیغ پر توجہ دلاتے ہوئے،فرمایا کہ یہی وہ عورتیں تھیں جو اسلام کی اشاعت اور تبلیغ میں مردوں کے دوش بدوش چلتی تھیں اور یہی وہ عورتیں تھیں جن کی قربانیوں پر اسلامی دنیا فخر کرتی ہے۔تمہارا بھی دعویٰ ہے کہ تم حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائی ہو اور حضرت مسیح موعودؑ،رسول

کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بروز ہیں گویا دوسرے لفظوں میں تم صحابیات کی بروز ہو لیکن تم صحیح طور پر بتاؤ کہ کیا تمہارے اندر دین کا وہی جذبہ موجزن ہے جو صحابیات میں تھا کیا تمہارے اندر وہی نور موجود ہے جو صحابیات میں تھا کیا تمہاری اولادیں ویسی ہی نیک ہیں جیسی صحابیات میں تھیں ۔ اگر تم غور کروگی تو تم اپنے آپ کو صحابیات سے بہت پیچھے پاؤ گی۔ صحابیات نے تو جو قربانیاں کیں آج تک دنیا کے پردے پر اس کی مثال نہیں ملتی۔ ان کی قربانیاں جو انہوں نے اپنی جان پر کھیل کر کیں اللہ تعالیٰ کو ایسی پیاری لگیں کہ اللہ تعالیٰ نے بہت جلد ان کو کامیابی عطا کی اور دوسری قومیں جس کام کو صدیوں میں نہ کر سکیں ان کو صحابہ اور صحابیات نے چند سالوں کے اندر کر کے دکھا دیا۔

حضور نے فرمایا: یہاں کیونکہ مخاطب آپ احمدی خواتین سے تھے اس لئے ان کا ذکر ہے ورنہ بیشمار جگہ پر ہمیشہ خلفاء یہ کہتے آئے ہیں، میں بھی بیشمار دفعہ کہہ چکا ہوں کہ ہمارے مردوں کو بھی وہی نمونے دکھانے پڑیں گے تبھی ہم جو اس دعویٰ کو لے کر اٹھے ہیں کہ دنیا میں اسلام کا پیغام پھیلانا ہے اور دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ جب ہماری قربانیاں اور ہمارے عمل اس کے مطابق ہوں گے جس کے نمونے صحابہ نے ہمارے سامنے قائم فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: یہودی قبیلہ بنونضیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک پتھر گرا کر دھوکے سے ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آنحضرتؐ کو اس کی خبر دی۔ آنحضرتؐ نے اس قبیلے کے محاصرے کا حکم دیا۔ جس کے نتیجہ میں بالآخر یہ قبیلہ مدینہ سے جلاوطن ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو غزوہ بنونضیر کا اموال غنیمت ملا تو آپ نے اوس اور خزرج کو بلایا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر انصار کے مہاجرین پر کئے جانے والے احسانوں کا تذکرہ فرمایا پھر آپ نے فرمایا اگر تم پسند کرو تو میں بنونضیر سے حاصل ہونے والا مال فئے تم میں اور مہاجرین میں تقسیم کردوں۔ مہاجرین حسب سابق تمہارے گھروں میں رہیں گے۔ لیکن دوسری صورت یہ ہے کہ اگر تم پسند کرو تو یہ اموال میں مہاجرین میں تقسیم کر دیتا ہوں پھر وہ تمہارے گھروں سے نکل جائیں گے۔ اس پر حضرت سعد بن عبادۃ اور حضرت سعد بن معاذ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ یہ اموال مہاجرین میں تقسیم فرما دیں لیکن وہ حسب سابق ہمارے گھروں میں رہیں گے اور وہ سلسلہ مؤاخات کا قائم رہے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے اللہ انصار پر رحم فرما اور انصار کے بیٹوں پر رحم فرما۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مال فئے مہاجرین میں تقسیم فرما دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ کو ابوحقیق یہودی کی تلوار عطا کی جسکی یہودیوں میں بڑی شہرت تھی۔

جب حضرت عائشہ پر الزام لگایا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑی تکلیف سے گزرنا پڑا اور منافقین کے غلط رویے کا آنحضرتؐ نے ایک موقع پر صحابہ کے سامنے ذکر کیا تو اس وقت حضرت سعد بن معاذ نے بے لوث فدائیت کا اظہار فرمایا تھا۔آنحضرتؐ نے صحابہ کو جمع کیا اور فرمایا کوئی ہے جو مجھے اس شخص سے بچائے جس نے مجھے دکھ دیا ہے۔ حضرت سعد بن معاذ جو اوس قبیلے کے سردار تھے کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ اگر وہ شخص ہم میں سے ہے تو ہم اس کو مارنے کیلئے تیار ہیں اور اگر وہ خزرج میں سے ہے تب بھی اس کو مارنے کیلئے تیار ہیں۔

غزوہ خندق کے دوران ابوسفیان نے بنوقریظہ کے رئیس کعب بن اسود کو سبز باغ دکھا کر اور مسلمانوں کی تباہی کا یقین دلا کر مسلمانوں سے کئے گئے معاہدے پر عمل نہ کرنے پر راضی کر لیا بلکہ اس بات پر بھی راضی کر لیا کہ وہ کفار مکہ کے مددگار بن جائیں گے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنوقریظہ کی خطرناک غداری کا علم ہوا تو آپ نے قبیلہ اوس وخزرج کے رئیس سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ اور بعض دوسرے بااثر صحابہ کو ایک وفد کے طور پر بنوقریظہ کی طرف روانہ فرمایا۔بنو قریظہ اور ان کے رئیس کعب بن اسود معاہدہ کا ذکر ہونے پر بولے کہ جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہمارے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہوا ہم نے کوئی معاہدہ نہیں کیا۔یہ الفاظ سن کر صحابہ کا یہ وفد واپس اٹھ کر چلا آیا اور سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مناسب طریق پر حالات کی اطلاع دی۔

جنگ خندق کے اختتام پر جب شہر میں واپس آئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کشفی رنگ میں بنوقریظہ کی غداری اور بغاوت کی سزا دینے کا بتایا۔اس جنگ کی تفصیل کچھ لمبی ہے جس میں حضرت سعد بن معاذ کا بھی آخر پر فیصلہ کرنے میں کردار ہے۔اب وقت نہیں آئندہ انشاء اللہ یہ تفصیل بیان کروں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رحمکم اللہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 3rd - July - 2020

**BOOK POST (PRINTED MATTER)**

To ..........................................................................
..........................................................................
..........................................................................
..........................................................................

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB